بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ موجودہ وبا کرونا Covid 19 کی وجہ سے عمرہ تقریباً چھ ماہ بند رہنے کے بعد اب سترہ صفر ۱۴۴۲ھ کو سعودی حکومت کے فرمان کے مطابق کچھ خاص طریقہ کار اور پابندیوں کے ساتھ شروع ہو رہا ہے جس میں بالخصوص عمرہ کے احرام میں ماسک پہننے کی پابندی لگی ہے۔ دوسرے سینیٹائزرز (Sanitizers) کا استعمال کہ اس میں الکحل اور خوشبو شامل (Mix) ہوتی ہے۔ جسے بچنا بھی مشکل ہوگا۔ تو ان ضروری پابندیوں کے ساتھ عمرہ کرنا کیسا ہے یعنی اس کا کیا حکم ہوگا۔ براہِ کرم آگاہ فرما کر احسان فرمائیں نوازش ہوگی۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

احقر حفیظ الحق حال مقیم بریدہ سعودی عرب

۱۰ صفر ۱۴۴۲ھ۔ ۲۷ ستمبر ۲۰۲۰ء

Email: hhafeezulhaque@gmail.com.

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۷/۲۲۱۱
مورخہ
جامعہ دارالعلوم کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلّياً

(۱)... حالتِ احرام میں پورا چہرہ یا چہرہ کا چوتھائی حصہ ماسک وغیرہ سے ڈھانکنا اصلاً ممنوع ہے، اور اس کی خلاف ورزی کرنے پر جزا لازم ہوتی ہے، موجودہ وبائی بیماری (کورونا) کی وجہ سے اگر ڈاکٹر نے ہمہ وقت چہرہ پر ماسک پہننے کو ضروری قرار دیا ہو اور حالت احرام میں بھی ماسک پہننا ناگزیر ہو تو عذر کی وجہ سے ان شاء اللہ گناہ تو نہیں ہوگا لیکن اس کی جزا لازم ہوگی، البتہ عذر کی بناء پر جزا لازم ہونے میں یہ تفصیل ہے کہ:

(الف)...... ایک دن یا..... ایک رات یا اس کی بمقدار پورا چہرہ یا چہرے کا چوتھائی حصہ ڈھانکنے سے درج ذیل تین کاموں میں سے کوئی ایک کام کرنا واجب ہے:

۱... دم یعنی ایک صحیح سالم بکرا یا بکری حدودِ حرم میں ذبح کرے۔

۲... یا چھ مساکین کو فی مسکین پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

۳... یا تین روزے (مسلسل یا الگ الگ) رکھے۔

(ب)... ایک دن یا ایک رات..... کی مقدار سے کم اور ایک گھنٹہ یا اس سے زیادہ ڈھانکنے کی صورت میں:

۱... پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

۲... یا ایک روزہ رکھے۔

(ج)... ایک گھنٹہ سے کم ڈھانکنے کی صورت میں ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

(۱)فی غنیة الناسک(ص ٣٩٦)

فاذاغطی جمیع راسه اووجهه والربع منهماکالکل ...یومااولیلة والمرادمقداراحدهمافعلیه دم وفی الاقل من یوم اومن الربع صدقة۔

(۲)وفیه ایضا(ص ٤٠٦)فصل اذاارتکب المحظورات الاربعة بعذر

ماذکرنامن لزوم الدم عینااوالصدقة عینا...انماهوفی حالة الاختیاربأن ارتکب المحظوربغیرعذر، أمافی حالة الاضطراربأن ارتکبه بعذرکمرض وعلة فان کان ممایوجب الدم فهومخیربین الصیام والصدقة والدم ولوموسرا...

وان کان ممایوجب الصدقة فهومخیربین الصیام والصدقة۔

ومن الاعذارالحمی والبرد الشدیدوالحرکذلک....ولایشترط دوام العلة ولاادائها الی التلف بل وجودهامع تعب ومشقة یبیح ذلک(لباب)وغیره،ومن الاعذارخوف الهلاک من البرد والمرض۔

ولعل المرادبالخوف الظن لامجرد الوهم،فاذاغلب علی ظنه هلاکه اومرضه من البردجازله التغطیة مثلا۔

واذاوجب الدم مخیرا ان شاء ذبح فی الحرم اوتصدق بثلاثة اصوع طعام اوستة من غیره علی ستة مساکین این شاء(در)لکل مسکین نصف صاع من براوصاعامن غیره....اوصام ثلاثة ایام ان شاء ولومتفرقة۔

دار الافتاء

Scanned with CamScanner

وان وجب الصدقة على التخييران شاء تصدق بماوجب عليه من نصف صاع اواقل على مسكين اوصام يوما(ردالمحتار)عن (اللباب)

(۳)فی الدرالمختارمع الشامية(ج۲ص ۵۴۷۔ ۵۵۷)

(اوستر راسه)... (يوما كاملا) اوليلة كاملة وفى الاقل صدقة ....وتغطية ربع الرأس أوالوجه كالكل............ وإن طيب أو حلق أو لبس بعذر خير إن شاء ذبح فى الحرم أو تصدق بثلاثة أصوع طعام على ستة مساكين أين شاء أو صام ثلاثة أيام ولو متفرقة

(قوله اوستر راسه)أى كله أوربعه،ومثله الوجه۔

(قوله يوما كاملا أو ليلة) الظاهر أن المراد مقدار أحدهما فلو لبس من نصف النهار إلى نصف الليل من غير انفصال أو بالعكس لزمه دم كما يشير إليه قوله وفى الأقل صدقة شرح اللباب

(قوله وفى الأقل صدقة)أى نصف صاع من بر وشمل الأقل الساعة الواحدة أى الفلكية وما دونها خلافا لما فى حزانة الأكمل أنه فى ساعة نصف ساع وفى أقل من ساعة قبضة من بر، اه بحر

(قوله بعذر) قيد الثلاثة وليست الثلاثة قيدا فإن جميع محظورات الإحرام إذا كان بعذر ففيه الخيارات الثلاثة كما فى المحيط قهستانى.......

..........ومن الأعذار الحمى والبرد والجرح والقرح والصداع والشقيقة والقمل ولا يشترط دوام العلة ولا أداؤها إلى التلف بل وجودها مع تعب ومشقة يبيح ذلك۔

... ،وفى البحر: ومن الاعذارخوف الهلاک،ولعل المرادبالخوف الظن لامجرد الوهم،فتجوزالتغطية والستران غلب على ظنه۔

(٤)فی غنية الناسک(ص ٢٤٢)

ولافرق فيه بينهمااذا ارتکب المحظورذاکرااوناسيا عالما اوجاہلا طائعا اومکرہا ...الاانه اذاجنی عمدابلاعذرفعليه الجزاء والاثم ، وان جنی بغيرعمداوبعذرفعليه الجزاء دون الاثم ۔

(نوٹ)واضح رہے کہ اگر کسی شخص نے مذکورہ عذر کی وجہ سے پورے چہرہ پر یا چوتھائی چہرہ پر ماسک لگا کر مکمل عمرہ کر لیا لیکن ایک دن یا ایک رات سے کم وقت تک ماسک پہنا رہا تو اصولاً صدقہ واجب ہونا چاہئے (جس کی تفصیل "ب" میں گزر چکی ہے) لیکن اس نقطہ نظر سے کہ **"عمرہ کے پورے عمل میں (اگرچہ ایک دن یا رات سے کم سہی) چہرہ چھپانے کی ممانعت کا ارتکاب لازم آیا ہے"** بعض فقہاء کرام رحمہم اللہ نے دم واجب ہونے کی طرف میلان ظاہر فرمایا ہے، اس لئے ایسی صورت میں احتیاط اسی میں ہے کہ ایک دم مخیر ادا کیا جائے (جس کی تفصیل "الف" میں گزر چکی ہے)۔

یہ بھی واضح رہے کہ عمرہ کرنا فرض وواجب نہیں ہے، صاحب استطاعت کے لئے زندگی میں ایک مرتبہ عمرہ ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے اور جو شخص استطاعت نہیں رکھتا اس کے لئے سنت بھی نہیں ہے، جبکہ احرام کے محظورات سے بچنا واجب ہے لہذا اگر پہلے سے یہ معلوم ہو کہ عمرہ کرنے کی وجہ سے محظور کا ارتکاب ضرور لازم آئیگا تو ایسی صورت میں عمرہ فی الحال ترک بھی کیا جا سکتا ہے جبکہ حرم میں جانا ضروری نہ ہو۔

دار الافتاء

Scanned with CamScanner

وفی اللباب مع مناسک ملاعلی القاری(ص٣٠١)

فاذالبس مخیطا یوماکاملااولیلة کاملة فعلیه دم وفی اقل من یوم اولیلة صدقة

وفی ارشاد الساری تحته:

قوله : وفی اقل یوم اولیلة :قال العلامة العفیف فی شرح منسکه :بقی ان یقال :لوان شخصااحرم بنسک وهولابس المخیط وأدی ذلک النسک بتمامه فی اقل من یوم ، وحل منه ،ماذایلزمه بجنایة اللبس فی ذلک النسک؟ لم أر فی المسألة نصاصریحا، ومقتضی ماقالوه من ان الارتفاق الکامل لایحصل الابلبس یوم کامل اولیلة کاملة ان تلزمه صدقة ،اللهم الاان یوجدنص صریح بخلاف ذلک فلیکن المعول. والله اعلم .

فان قلت :التجرد عن لبس المخیط فی النسک مطلقاواجب سواء طال زمن احرامه ام قصر، وتقدیراللبس بالیوم واللیلةباعتبارکمال الارتفاق ، انماهواذاطال زمن احرامه ،امااذاقصروذلک بان ادی نسکه فی اقل من یوم اولیلة وحل منه فالذی یظهران حصل له فی نسکه هذاارتفاق کامل ،وحینئذ یکون تارکالواجب من واجبات احرامه فینبغی ان یجب موجبه ،وهوالدم

قلت :هذاکلام لاشک فی قیاسه ، ولکن مع ذلک یحتاج الی نقل صریح فی ذلک والله اعلم بماهنالک .انتهی کلام العفیف.

ورایت فی فتاویٰ تلمیذه الفاضل عبدالله افندی عتاق سؤالا فی ذلک تردد فی جوابه بین وجوب الصدقة اوالدم کماوقع لشیخه ، لکنه مال فی آخرکلامه الی الدم .

الدر المختار وحاشیة ابن عابدین (رد المحتار) (٢/ ٥٤٧)

[تنبیه]ذکر بعض شراح المناسك: لو أحرم بنسك وهو لابس المخیط وأكمله في أقل من یوم وحل منه لم أر فیه نصا صریحا، ومقتضى قولهم أن الارتفاق الكامل الموجب للدم لا یحصل إلا بلبس یوم كامل أن تلزمه صدقة. ویحتمل أن یقال إن التقدیر بالیوم باعتبار كمال الارتفاق إنما هو فیما إذا طال زمن الإحرام، أما إذا قصر كما في مسألتنا فقد حصل كمال الارتفاق فینبغي وجوب الدم، ولكن مع هذالا بد من نقل صریح.(وفی غنیة الناسک ایضاص ٣٩٢)

وفی الدرالمختار(ج٢ص ٤٧٢)

والعمرة فی العمرمرة سنة موکدة علی المذهب وصحح فی الجوهرة وجوبها.قلناالماموربه فی الایة الاتمام وذلک بعد الشروع وبه نقول.

وفی الشامیة تحته:

(قوله:والعمرة فی العمرمرة سنة مؤکدة)ای اذااتی بهامرة فقد اقام السنة غیرمقیدبوقت.

(قوله وصحح فی الجوهرة وجوبها)قال فی البحرواختاره فی البدائع وقال انه مذهب اصحابناومنهم من اطلق السنة وهذالاینافی الوجوب . والظاهر من روایة السنیة فان محمدنص علی ان العمرة تطوع.ومال إلی ذلک فی الفتح

وقال بعد سوق الأدلة تعارض مقتضيات الوجوب والنفل فلا تثبت ويبقى مجرد فعله عليه الصلاة والسلام وأصحابه والتابعين وذلک يوجب السنة فقلنا بها

(۲)... بطور تمہید یہ بات واضح رہے کہ جو چیز عطر یا پرفیوم کی طرح بذات خود خوشبو نہ ہو بلکہ اس میں خوشبو دار چیز شامل کی گئی ہو اس کا حکم خالص خوشبو کے حکم سے مختلف ہے، اس کی نظیر حضرات فقہاء کرام کی عبارات میں "اُشنان" ہے جس میں خوشبو ملائی گئی ہو اور جس کے متعلق حضرات فقہاء کرام نے یہ فرمایا ہے کہ:

واماااذاخلط(الطيب) بمايستعمل فى البدن كاشنان ونحوه ففى شرح اللباب عن الملتقى :ان كان اذانظراليه قالواهذااشنان فعليه صدقة وان قالواهذاطيب عليه دم۔ (الشامية ج۲ ص۵۴۷)

غنیۃ الناسک (ص ۲۴۹) میں ہے

ولوغسل راسه اويده باشنان فيه الطيب فان كان من رآه سماه اشنانافعليه صدقة الاان يغسل مرارافدم ،وان سماه طيبافدم۔

بدائع الصنائع (ج۲ ص ۱۹۱) میں ہے

وقالوافى الملح يجعل فيه الزعفران انه ان كان الزعفران غالبافعليه الكفارة لان الملح تبعافلايخرجه عن حكم الطيب،وان كان الملح غالبافلاكفارة عليه لانه ليس فيه معنى الطيب ۔

یعنی جو چیز بذات خوشبو نہ ہو بلکہ اس میں خوشبو ملائی گئی ہو تو اس میں غلبہ کا اعتبار کیا گیا ہے کہ اگر خوشبو غالب ہے اور دیکھنے والا اس کو خوشبو سمجھتا ہے تو اس کے استعمال میں دم واجب ہے اور اگر خوشبو مغلوب ہے اور دیکھنے والا اس کو خوشبو نہیں سمجھتا بلکہ کوئی اور چیز ہی سمجھتا ہے تو دم واجب نہیں ہو گا بلکہ صدقہ واجب ہو گا۔

مذکورہ تمہید کے بعد حالتِ احرام میں سینی ٹائزر کے استعمال بارے حکم یہ ہے کہ:

(الف)... اگر سینی ٹائزر میں کوئی خوشبو نہ ہو تو اس کا استعمال بلاشبہ جائز ہے۔

(ب)... اور اگر خوشبو دار ہو تو حالت احرام میں حتی الامکان اس کو جسم کے کسی بھی حصہ پر لگانے سے اجتناب ہی کرنا چاہئے، تاہم اس کے باوجود اگر مذکورہ بیماری کے عذر کی وجہ سے خوشبو دار سینی ٹائزر دونوں ہاتھوں میں لگالیا جبکہ اس میں خوشبو مغلوب ہو اور دواء کی غرض سے لگایا تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا یا ایک روزہ رکھنا واجب ہو گا۔

واضح رہے کہ الکحل اگر انگور یا کھجور کی شراب سے بنا ہوا نہ ہو بلکہ کسی دوسری پاک چیز سے بنا ہوا ہو (عام طور پر پاک چیزوں سے بنا ہوا ہوتا ہے) اور وہ سینی ٹائزر میں شامل ہو تو اس کی وجہ سے سینی ٹائزر کا استعمال ممنوع نہیں ہو گا، یعنی لگانے سے جسم ناپاک نہیں ہو گا۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	
احقر محمود اشرف غفراللہ	[signature]	[signature]
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی	مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی	محمد یعقوب عفااللہ عنہ
۱۳/ صفر الخیر ۱۴۴۲ھ	۱۳/ صفر الخیر ۱۴۴۲ھ	دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
		۱۳/ صفر الخیر ۱۴۴۲ھ
		یکم / اکتوبر 2020ء

دارالافتاء فتویٰ نمبر ۱۷/۲۲۱۱

Scanned with CamScanner